نمبر۸۱

نومبر ۱۹۰۴ء رؤیا۔ حضرت صاحبزادہ مبارک احمد سلمہ اللہ الاحد حضرت کو کچھ دیر تک نہیں ملا۔ حضرت کو تشویش اور فکر ہوئی۔ اس کی تلاش کر رہے ہیں۔ تب حضرت اُمّ المؤمنین نے فرمایا کہ یہ مبارک موجود تو ہے۔ پھر حضرت نے تین سجدہ شکر کے کئے زمین پر۔ (الحکم جلد ۸ نمبر ۴۰ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

تفہیم وتعبیر

رویا بالا اس عاجز کے نزدیک بمنزلہ مبارک احمد نازل ہونے والے روحانی بیٹے کے متعلق ہے جو کہ قمر الانبیاء ہے اور خسوف کے دوران وہ لوگوں کی نظر سے اوجھل ہو گیا۔ یہی معنی ہیں کہ کچھ دیر تک آپ نہیں ملے اور بعد میں مل گئے۔ یعنی پہلے اس روحانی فرزند ایوب احمدیت کو شناخت نہ کیا جائے گا مگر بعد میں کسی وقت جو اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے آپ کی قدر و منزلت ہو جائیگی اور اللہ تعالیٰ نے جو مشن آپکے سپرد کیا تھا مکمل ہو گا اور حضور نے جو تین سجدے شکر کے کئے اس سے مراد یہ ہے کہ دشمنان پر انشاء اللہ بین طور پر فتوحات حاصل ہو جائیں گی۔ واللہ اعلم

نمبر۸۲

۲۴۔ نومبر ۱۹۰۴ء (الف) رؤیا۔ ”میں نے ایک سفید تہبند باندھا ہوا ہے مگر وہ بالکل سفید نہیں ہے کچھ کچھ میلا ہے کہ اس اثناء میں مولوی صاحب نماز پڑھانے لگے ہیں اور انہوں نے سورۃ الحمد جہر سے پڑھی ہے اور اس کے بعد انہوں نے یہ پڑھا:۔

اَلْفَارِقُ وَمَآ اَدْرَاكَ مَا الْفَارِقُ

اس وقت مجھے یہی معلوم ہوا کہ یہ قرآن شریف میں سے ہی ہے۔“

(البدر جلد ۳ نمبر ۴۴، ۴۵ مورخہ ۲۴ نومبر و یکم دسمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۳)

(ب) رؤیا۔ مولوی حکیم نورالدین صاحب نے نماز جہری میں سورہ فاتحہ پڑھ کر ”اَلْفَارِقُ وَمَآ اَدْرَاكَ مَا الْفَارِقُ“ پڑھا۔ (الحکم جلد ۸ نمبر ۴۰ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

تاویل وتشریح

میرے نزدیک اس رویا کی تفہیم یہ ہے کہ مثیل حضور مسیح موعود ایک عظیم الشان مرد آسمانی اور نور دین ہے جو کہ حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے کی قوی استعداد رکھتا ہے اور یہ جو الفاظ ہیں کہ وَمَآ اَدْرَاکَ مَا الفَارِقْ اس کے مزید معنی یہ ہیں کہ قوم مسیح موعودؑ اس فارق کو شناخت نہ کر پائے گی جسطرح سورۃ القدر میں فرمایا کہ وَمَاء اَدْرَاکَ مَا لَیْلَةُاَلْقَدْرِ یعنی جب بھی صدی کے سر پر یعنی لَیْلَةُاَلْقَدْر میں اللہ تعالیٰ اپنا مصلح اور مجدد اُتارتا ہے تو زمینی لوگوں کیلئے وہ ایک امتحان ہی ہوتا ہے اور اکثر اس کو شناخت نہ کرنے کے باعث فیل ہو جاتے ہیں۔ سو یہی کچھ زوج مسیح موعود اور قمر الانبیاء کیلئے مقدر ہے۔ اسطرح یہ پیشگوئی ایوب احمدیت ابن مسیح موعودؑ کی ذات بابرکات میں پوری ہوگئی۔ واللہ اعلم

نمبر۸۳

۲۵ نومبر ۱۹۰۴ء "غلام قادر آ گئے۔ گھر نور اور برکت سے بھر گیا۔ رَدَّ اللّٰہُ اِلَیَّ۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۳۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۴۰ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

تفسیر وتشریح

الہامات بالا میں جو یہ فقرہ ہے "رَدَّ اللّٰہُ اِلَیَّ" یہ غور طلب ہے اسکے معنی ہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے اس کو میری طرف واپس لوٹا دیا" حضور مسیح موعودؑ کے جملہ رویا وکشوف والہامات کے مطالعہ سے یہ بات عیاں ہے کہ ایک سے زیادہ رویا اس مضمون کے ہیں کہ پسر چہارم مبارک احمد کو رویا میں دیکھا کہ وہ گم ہوگیا ہے یا غرق ہوگیا ہے اور پھر مل گیا ہے۔ سوان الہامات کی تفسیر جو مجھ پر اللہ تعالیٰ نے منکشف فرمائی یہ ہے کہ بمنزلہ مبارک نازل ہونے والے مسیح موعودؑ کے روحانی فرزند کو اسکے نزول کے بعد قوم شناخت نہ کرے گی جو کہ اس قمر الانبیاء کو خسوف لگنے کے مترادف ہوگا۔ گویا زمینی لوگوں کی نظر سے او جھل ہو جائیگا۔ پھر جب قدرت خداوندی سے ان کو شناخت اور ایمان لانے کی توفیق مل جائیگی تو یہ الہام "غلام قادر آ گئے، گھر نور اور برکت سے بھر گیا" پوری ہو جائیگی۔ یہ الہامات اس وقت نمایاں طور پر پورے ہو جائینگے جب ایوب احمدیت حضرت مرزا رفیع احمد کو جماعت شناخت کر لیگی اور ان پر ایمان لے آئیگی انشاءاللہ۔ واللہ اعلم

نمبر۸۴

۱۸ جنوری ۱۹۰۵ء "پہلے قریب صبح دیکھا کہ کسی نے بہت سے پیسے جس قدر ہاتھ میں آسکتے ہیں میرے ہاتھ میں دے دیئے۔ بعد اس کے الہام ہوا:۔

اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ

بعد اس کے آنکھ کھل گئی۔ پھر غنودگی ہو کر دیکھا کہ دو لفافے بند جن میں خط ہیں یا کوئی خبر ہے کسی کے ہاتھ میں ہیں۔ اس نے ان دونوں میں سے ایک لفافہ مجھے دے دیا۔ بعد اس کے الہام ہوا:۔

چونکا دینے والی خبر

یہ وقت صبح تھا۔ پانچ صبح کے بج چکے تھے کچھ منٹ اوپر بھی۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۴)

۱۸ جنوری ۱۹۰۵ء "غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ اَتٰٓی اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ۔ بِشَارَةٌ تَلَقَّاهَا النَّبِیُّوْنَ۔ تَرٰی نَصْرًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاِنَّهُمْ یَعْمَهُوْنَ۔ اِنَّهٗ كَرِیْمٌ تَمَشّٰی اَمَامَكَ وَعَادٰی لَكَ مَنْ عَادٰی۔ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا

وكانوا يعتدون۔ [۸]اني مهين من اراد اهانتك واني معين من اراد اعانتك۔
[۹]اذا غضبت غضبت وكلما احببت احببت۔ [۱۰]انت وجيه في حضرتي۔ [۱۱]اخترتك
لنفسي۔ [۱۲]يحمدك من عرشه۔ [۱۳]يحمدك الله ويمشي اليك۔ [۱۴]اثرك الله
على كل شيء۔ [۱۵]سننجيك سنعليك۔ [۱۶]ساكرمك اكراما عجبا۔ [۱۷]اني مع الافواج
اتيك بغتة۔ [۱۸]ايات للسائلين۔ [۱۹]ظفر من الله وفتح مبين۔ [۲۰]انت معي وانا معك
[۲۱]اريحك ولا اجيحك۔ [۲۲]اطال الله بقاءك وكمل الله اعزازك۔ وطول الله
عمرك۔ [۲۳]نصرت وفتح وظفر تا بست سال۔ [۲۴]میدان میں فتح۔ [۲۵]انت مني بمنزلة عرشي۔
[۲۶]انت مني بمنزلة توحيدي وتفريدي۔ [۲۷]انت مني بمنزلة لا يعلمها
الخلق۔ [۲۸]يعصمك الله ولو لم يعصمك الناس۔ [۲۹]اليس الله بكاف عبده۔

لہ (ترجمہ از مرتب) [۱]رومی قریب کی زمین میں مغلوب ہو گئے اور وہ مغلوب ہو جانے کے بعد جلد ہی غالب آئیں گے [۲]یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ان لوگوں کے ساتھ ہے جو نیکو کار ہیں۔ [۳]اللہ کا حکم آگیا پس جلدی نہ چاہو۔ [۴]یہ وہ خوشخبری ہے جو نبیوں کو ملی۔ [۵]تو اللہ کی طرف سے نصرت کو دیکھے گا اور وہ بہکتے رہیں گے۔ [۶]وہ کریم ہے تیرے آگے آگے چلتا ہے اور اس کو اپنا دشمن قرار دیتا ہے جو تجھ سے دشمنی کرتا ہے۔ [۷]یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھتے تھے۔ [۸]مَیں اس کو ذلیل کروں گا جو تیری ذلت کا ارادہ کرے اور مَیں اس کا مددگار رہوں گا جو تیری مدد کرے۔ [۹]جب تو غضبناک ہوتا ہے تو مَیں غضبناک ہوتا ہوں اور ہر وہ جس سے تو محبت کرتا ہے اس سے مَیں بھی محبت کرتا ہوں۔ [۱۰]تو میری بارگاہ میں وجیہہ ہے [۱۱]مَیں نے تجھ کو اپنے لئے چن لیا۔ [۱۲]وہ اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ [۱۳]اللہ تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چل کر آتا ہے۔ [۱۴]اللہ تعالیٰ نے تجھے ہر چیز پر ترجیح دی۔ [۱۵]ہم جلد ہی تجھے نجات دیں گے۔ ہم تجھے جلد ہی غالب کریں گے [۱۶]عنقریب مَیں تجھے بزرگی دوں گا جس سے لوگ تعجب کریں گے۔ [۱۷]مَیں اچانک فوجوں کے ساتھ تیرے پاس آؤں گا۔ [۱۸]پوچھنے والوں کے لئے نشان ہیں۔ [۱۹]اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظفر اور کھلی کھلی فتح۔ [۲۰]تو میرے ساتھ ہے اور مَیں تیرے ساتھ ہوں [۲۱]مَیں تجھے آرام دوں گا اور تیرا نام نہیں مٹاؤں گا۔ [۲۲]اللہ تجھے دیر تک باقی رکھے اور تیرے اعزاز کو مکمل کرے اور تیری عمر کو لمبا کرے۔ [۲۳]نصرت اور فتح اور ظفر بیس سال تک ..... [۲۵]تو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔ [۲۶]تو مجھ سے بمنزلہ میری توحید اور تفرید کے ہے۔ [۲۷]تو مجھ سے اس مرتبہ پر ہے جس کو مخلوق نہیں جانتی۔ [۲۸]اللہ تجھے بچائے گا خواہ لوگ تجھے نہ بچائیں۔ [۲۹]کیا اللہ

[۳۰]يا جبال اوبي معه والطير۔ [۳۱]الم تر كيف فعل ربك باصحب الفيل۔ [۳۲]الم يجعل كيدهم في تضليل" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۴، ۳۵)

تاویل وتشریح

مندرجہ بالا رویا اور الہامات سب کے سب ۱۸ جنوری ۱۹۰۵ء کے ہیں یعنی ایک ہی دن میں ہوئے اسلئے یہ ایک قوی قرینہ ہے کہ ایک ہی مضمون کے متعلق ہیں اور یہ کہ ایک نہایت ہی چونکا دینے والی بات حضور مسیح موعودؑ اور آپکے زوج اور رفیق کار کیلئے ہے۔

بہت سے پیسے ہاتھ میں دیئے جانے کی تعبیر حضور مسیح موعودؑ نے انتہائی غم اور حُزن درپیش آنے سے متعلق کی ہے جیسا کہ الہام نے وضاحت کردی چونکا دینے والی خبر اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسلی کا الہام بھی ہوا "اِنِّيْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ" یعنی اللہ تعالیٰ اس ابتلاء میں پوری معیت اور حمایت اپنے رسول کو عطا فرمادے گا تا کہ اس عظیم ابتلاء اور آزمائش میں اپنے دشمنان اور حاسدین کا مقابلہ کر سکے۔ اس رویا میں "دولفافے" حضور مسیح

موعودؑ کو دیئے گئے لیکن آپ نے صرف ایک ہی لفافہ کھولا ہے اور ۱۸ جنوری ۱۹۰۵ء کا یہ رویا اور الہامات ایک ہی مضمون سے متعلق ہیں۔ جہانتک دوسرے لفافے کا تعلق ہے اس کا بھی ذکر تذکرہ میں صفحہ ۴۷۱ پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ناچیز پر یہ راز اپنے فضل وکرم سے کھولا ہے کہ ان دونوں لفافوں کا مضمون ایک ہی ذات بابرکات زوج مسیح موعود اور ایوب احمدیت کے متعلق ہے۔ چنانچہ ''چونکا دینے والی خبر'' کی تفصیل الہام میں بیان کردی گئی ہے جو یہ ہے **غلبت الروم فیْ ادنی الارض و هم من بعد غلبهم سیغلبون**۔ اسکے متعلق اللہ تعالیٰ نے جو تفہیم عطا فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ خلاف امید اکثریت مومنین جماعت مسیح موعودؑ جب حضرت خلیفۃ الثانی کی وفات کے بعد مجلس انتخاب نے مرزا رفیع احمد صاحب کے بالمقابل مرزا ناصر احمد صاحب کو ظاہری خلیفہ ثالث منتخب کیا تو یہ نتیجہ خلاف امید تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جو امتحان لیا تھا اُس پر مجلس انتخاب پوری نہ اُتری اسلئے اللہ تعالیٰ نے اسے خلاف امید قرار دیا۔ یعنی مومنین کی اکثریت کی امیدوں کے خلاف۔ مرزا رفیع احمد کو جو اللہ تعالیٰ کا محبوب تھا اور اس انتخاب سے قبل ۱۹۶۵ء کے قریب ہی وہ آپ کو یہ الہام فرما چکا تھا جیسا کہ آپ نے مجھے اپنے خطوط میں تحریر کیا کہ ''**جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفرو**'' گویا ۱۸ دسمبر ۱۹۰۵ء کے جملہ الہامات اسی الہام کی تفصیل ہیں جسکے متعلق حضور مسیح موعودؑ نے جماعت کو یہ پیشگوئی دی تھی کہ آپ کی ذریت میں سے ایک اور مثیل مسیح آنے والا ہے (روحانی خزائن جلد ۳۔ ازالہ اوہام صفحہ ۳۱۸) اور یہ کہ ہر قسم کی مخالفت اور منصوبوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپ کو غالب کرنے کا کام اپنے ذمہ لے رکھا ہے نیز یاد رہے کہ جیسا کہ قرآن پاک نے ذکر کیا ہے یہ بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ملی تھی اور پھر اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ کو جیسا کہ تذکرہ میں ذکر ہے اور پھر پندرہویں صدی کے آغاز پر حضرت مرزا رفیع احمد کو جو کہ بالبداہت مسیح موعود ثانی اور ایوب احمدیت ہیں الہامات بالا کا سب مضمون حضرت مرزا رفیع احمد پر وارد ہوا لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہے کہ اصحاب الفیل کی طرح آپ کے سب معاندین اور مخالفین ناکام ہونگے انشاء اللہ اور آپ کا مشن بالآخر خاص تائید الٰہی سے کامیاب ہوگا جس کے متعلق دیگر کئی تفسیری بیانات میں ذکر کر آیا ہوں۔ واللہ اعلم

نمبر ۸۵

۲۶ مارچ ۱۹۰۵ء

"چودھری رستم علی"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

تعبیر و تفہیم

بظاہر یہ الہام ایک مشتبہ جملہ ہے اور قاری کی نظر میں اسکے ایک سے زیادہ معنی اور تشریحات ہوسکتی ہیں۔ حضور مسیح موعودؑ کے ایک صحابی کا نام بھی چودھری رستم علی تھا۔

اللہ تعالیٰ نے جو تفہیم اس ناچیز کو عطا فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ حضور مسیح موعودؑ کو وحی الٰہی میں علی کا خطاب دیا گیا ہے۔ رُستم سے مراد ایک غیر معمولی روحانی استعداد کا شخص ہے جو حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے زوج ایوب احمدیت کیلئے اور آپکے مشن کیلئے ایک غیر معمولی جزبہ خدمت رکھتا ہے کیوں کہ رستم پہلوان کیلئے بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے بادشاہ کے آگے ہوکر دشمنوں کا مقابلہ کیا کرتا تھا۔

سواس الہام کے معنی اس ناچیز کے نزدیک یہ ہوئے کہ چوہدری خاندان میں ایک خادم مسیح موعودؑ ہونا مقدر ہے جو کہ آپکے مقاصد اور مشن کیلئے رستم کی مانند قربان ہونا چاہے گا۔ واللہ اعلم

نمبر ۸۶

۲۶ مئی ۱۹۰۵ء " فرمایا۔ گھر میں طبیعت علیل تھی۔ بہت سر درد، بخار اور کھانسی بھی تھی۔ لوگوں کے لئے ابتلاء کا خوف ہوتا ہے۔ میں نے رات بہت دعا کی (شیخ رحمت اللہ کو مخاطب کرکے) آپ کے لئے بھی دعا کی تھی۔ پہلے تو ایک مشتبہ سا الہام ہوا معلوم نہیں کس کے متعلق ہے اور وہ یہ ہے :-

(۱) شَرُّ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ (۲) میں ان کو سزا دوں گا۔ (۳) میں اس عورت کو سزا دوں گا۔

معلوم نہیں یہ کس کے متعلق ہے۔ اس کے بعد گھر والوں کے متعلق یہ الہام ہوا :-

(۱) رَدَّ اِلَیْھَا رَوْحَھَا وَ رَیْحَانَھَا (۲) اِنِّیْ رَدَدْتُ اِلَیْھَا رَوْحَھَا وَ رَیْحَانَھَا۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۸ مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۸ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ حاشیہ)

۲۶ مئی ۱۹۰۵ء "رؤیا۔ اسی وقت جبکہ مذکورہ بالا الہام ہوا، دیکھا کہ کسی نے کہا کہ آنے والے زلزلے کی یہ نشانی ہے۔ جب میں نے نظر اٹھائی تو دیکھا کہ اس ہمارے خیمہ کے سر پر سے، جو باغ کے قریب نصب کیا ہوا ہے، ایک چیز گری ہے۔ خیمہ کی چوب کا اوپر کا سرا وہ چیز ہے۔ جب میں نے اٹھایا تو وہ ایک لونگ ہے جو عورتوں کے ناک میں ڈالنے کا ایک زیور ہے اور ایک کاغذ کے اندر لپٹا ہوا ہے۔ میرے دل میں خیال گذرا کہ یہ ہمارے ہی گھر کا مدت سے کھویا ہوا تھا اور اب ملا ہے اور زمین کی بلندی سے ملا ہے اور یہی نشانی زلزلہ کی ہے۔" (بدر جلد ۱ نمبر ۸ مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۹ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

تعبیر وتشریح

مندرجہ بالا رویا والہامات ایک ہی دن ہوئے یعنی ۲۶ مئی ۱۹۰۵ء اسلئے قوی قرینہ ہے کہ ان کا آپس میں تعلق ہے اور باہم ایک دوسرے کی تفسیر وتشریح کرتے ہیں۔

اللہ تعالی نے ان مشتبہ الہامات کی تعبیر اپنے فضل وکرم سے یوں کھولی ہے کہ اس میں زوج مسیح موعود، ایوب احمدیت مرزا رفیع احمد کو جو معاملات پیش آنے تھے اور جو مکّاری آپ کے خلاف آپ کے معاندین نے کرنی تھی اسکا ذکر ہے۔ یہ منذر پہلو ہے اور اُسکے بعد مبشر پہلو ہے جو فرمایا ردا الیھا روحھا وریحانھا مزید واقعاتی تفصیل یوں ہے کہ خلافت ثالثہ کے قیام سے قبل حضرت مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت اور ابن مسیح موعود کا ظہور عامتہ الناس میں ہو چکا تھا اور بطور صدر خدام الاحمدیہ قریہ قریہ جا کر لوگوں میں مسیح موعودؑ کے مشن کی منادی کیا کرتے تھے اور اللہ تعالی سے ملنے والی بشارات اُن کو سناتے تھے اور آپکو یہ الہام ہو چکا تھا ''جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفرو '' گویا آپ بطور مرسل اور مسیح موعود

ثانی من جانب اللہ مقرر ہو چکے تھے۔

اسی دوران ۱۹۶۵ء میں انتخاب خلافت ثالثہ کا واقعہ پیش آیا۔ اُس کے متعلق آپ نے مجھے مطلع فرمایا کہ روحانی خلافت اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کو عطا کی ہوئی ہے مگر ظاہری خلافت کا تحفہ آپ نے اپنے بڑے بھائی مرزا ناصر احمد صاحب کو اپنی ایک رویا کی بناء پر دے دیا ہے۔ آپ کی اس بات کی تائید اُن رویا میں بھی ملتی ہے جو کہ دسمبر ۱۹۶۵ء میں بشارات ربانیہ کے نام سے نظارت اصلاح وارشاد نے شائع کی تھی (حوالہ رویا نمبر ۶۴) جس سے حضرت ایوب احمد مرزا رفیع احمد کے مندرجہ بالا بیان کی تائید ہوتی ہے نیز آپ کے مقام اور مرتبہ کا بھی ذکر ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مرحمت فرمایا تھا اور جن کو خلافت ظاہری ملی تھی اُن کو بھی یہ معلوم تھا کہ یہ کس کی وساطت سے اُن کو ملی ہے مگر جب آئندہ اس ظاہری خلافت کی پگڑی کو واپس آپ کی خدمت میں پیش کرنے کا موقعہ آیا یعنی خلیفہ ثالث کی موت سے قبل ان کو چاہیئے تھا کہ ظاہری خلافت کی پگڑی واپس حضرت ایوب احمدیت مرزا رفیع احمد صاحب کو پیش کرتے۔ مگر انہوں نے ناشکری کرتے ہوئے ایسا نہیں کیا بلکہ اپنی خلافت کے عرصہ میں مختلف طریق سے آپ پر سختیاں کیں اور پابندیاں لگائیں اور دیگر ذرائع سے اہانت کرنے کی کوشش کی۔

اس ناچیز کے نزدیک یہ انتہائی ناشکری اور حسد پر مبنی سازش تھی جو کہ خلیفہ ثالث نے اپنی حکمرانی کے عرصہ میں آپ کو ہر طرح سے پس پردہ کرنے کی سعی کی۔ اس موقعہ پر یہ بات یاد رہے کہ ۱۹۶۶ء کے اوائل میں حضرت مرزا رفیع احمد من جانب اللہ ''ایوب'' کا خطاب بھی پا چکے تھے۔ اسطرح جو کچھ آپ کے ساتھ سلوک حاسدین اور معاندین کا گروہ کر رہا تھا اس بات کی تصدیق تھی کہ آپ فی الحقیقت ایوب احمدیت ہیں اور ۱۹۸۲ء میں یہ شر اور سب سازشیں اور مکاریاں انتہاء کو پہنچ گئیں۔ جب خلافت رابعہ کے انتخاب کا موقعہ آیا تو زلیخا نہ مکر انتہاء کو پہنچ گیا اور ایوب احمدیت مرزا رفیع احمد جو قرآنی تعلیم متعلقہ انتخاب خلافت یعنی سورۃ نور کی آیت استخلاف پر مبنی تعلیم آپ عامۃ الناس مومنین کو پیش کرنا چاہتے تھے اُس سے آپ کو روکا گیا۔ یہ تعلیم یوں تھی کہ خلیفہ ثانی نے محض خلافت ثالثہ ظاہری کیلئے مجلس انتخاب کا انعقاد کیا تھا اور اُسکے بعد یہ حق قرآنی تعلیم کے مطابق عامۃ المومنین کو لوٹ گیا تھا اور اُن سب سے مشورہ کرنا چاہیئے تھا۔ اُس وقت سازشی لوگ جو کہ برسر اقتدار تھے وہ خلیفہ ثانی کی مقرر کردہ مجلس انتخاب کو ہی اسکا اہل قرار دینا چاہتے تھے حالانکہ ۱۹۵۶ء کے بعد ۱۹۸۲ء تک اسکی ماہیت بدل چکی تھی اور افراد خاندان مسیح موعودؑ جو اسکے ممبر تھے وہ پہلے ہی فوت ہو چکے تھے اور رفقاء کرام حضرت مسیح موعودؑ نیز رفقاء مسیح موعودؑ کے بڑے بیٹے بھی کثیر تعداد میں فوت ہو چکے تھے اور مجلس انتخاب کی کثیر تعداد انجمن کے ممبران کی ہی رہ گئی تھی اسلئے یہ مومنین کی نمائندہ body نہ رہی تھی۔

خلیفہ ثالث نے اپنے اقتدار کے پہلے سال مجلس مشاورت میں اعلان کیا تھا کہ وہ اس مجلس انتخاب میں جو کہ خلیفہ ثانی نے مقرر کی تھی حسب حالات کچھ تبدیلیاں کریں گے جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ اس کو جماعت احمدیہ کی خلافت کے انعقاد کیلئے مستقل body تصور نہ کرتے تھے بلکہ اس کے اندر بعض نقائص پیدا ہو چکے تھے جن کا ازالہ کرنا چاہتے تھے۔ مگر خلیفہ ثالث نے اس طرف مزید کوئی قدم نہ اٹھایا یعنی publicly کسی ترمیم کا اعلان نہ کیا اور کبھی مجلس مشاورت میں اُنکی زیست میں انہوں نے یہ معاملہ پیش نہ کیا۔ اس confusion میں خلیفہ چہارم کا انتخاب ہو رہا تھا جو کہ روحانی خلیفہ ایوب احمدیت مرزا رفیع احمد سے کھلی کھلی بغاوت تھی۔ ان زلیخا صفت لوگوں نے مکاری کے ساتھ اپنے media کو استعمال کرتے ہوئے یہ مشہور کر دیا کہ مرزا رفیع احمد ناجائز طریقہ سے ظاہری خلافت حاصل کرنا چاہتا ہے اور اسطرح قمر الانبیاء پر اُس خسوف کا یعنی گرہن کا

دورانتہاء تک پہنچ گیااورآپ کےسب معاندین اس گرہن لگنے سے بدظنیوں سے اندھے ہوگئےاوراب تک ایک کثیر تعداداسی حالت میں راہی عدم ہوچکی ہے۔ سن ۲۰۰۲ء کےقریب اس عاجز نےمختلف امور پر جب باتیں ہورہی تھیں تو حضرت مرزا رفیع احمد صاحب سے معلوم کیا کہ اس بات پر کیا کہتے ہیں کہ خلیفہ ثالث نے جو publicly ۱۹۶۶ء کےقریب مجلس مشاورت میں مجلس انتخاب خلافت کےمتعلق جوترمیم کرنے کاعندیہ دیا تھا اُسکےمتعلق کیاوضاحت ہے کہ اس اعلان کے بعد پھرعمل نہ کیا تو حضرت مرزا رفیع احمد صاحب نے بتایا کہ وہ کہتے ہیں کہ وہ یہ کہہ گئے تھے یاتحریرکر گئے تھے کہ خلیفہ ثانی کی مقرر کردہ مجلس جسکی شکل وقت کےساتھ بالکل بگڑ چکی تھی ہی آئندہ کیلئے قائم رہے گی۔ یہ سب کچھ اندورن خانہ ہوااوراسکا اعلان publicly کبھی نہ کیا گیا تھا۔ یعنی عورتوں کےطریق کےمطابق مکارانہ طور پرمقتدرلوگوں نے سازش کی اورالٹاالزام ایوب احمدیت حضرت مرزا رفیع احمد کودیااوراسطرح بدظنیوں کےطوفان نے ایک کثیرمخلوق کوجہنم رسید کیا۔

سوان الہامات میں اس ابتلاء کی طرف پیشگوئی ہےاوراللہ تعالیٰ کی طرف سےسب سازش کنندگان کیلئے سزا کاانزار۔

اور یہ جوالہام ہے **ردا الیها روحها وریحانها** اس کےمتعلق حضور نےفرمایا کہ آپ کی حرم محترمہ اماں جان اُسوقت بیمارتھیں اسلئے اُن کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ نےضروراس الہام کےذریعہ تسلی دی کہ اُسکےفضل سےصحت وعافیت اُنکولوٹادی گئی۔ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں مگر یہ الہام بعد میں وقفوں کےساتھ ہوتارہاہے جبکہ حضرت اماں جان کی طبیعت بحال تھی اورعلیل نہ تھیں اسلئے اللہ تعالیٰ نے اس عاجز پر یہ انکشاف فرمایا ہے کہ چونکہ مامور کی جماعت مثل اُسکی زوج ہوتی ہےاسلئے حضرت ایوب احمدیت کےدور میں جوعلالت روحانی جماعت مسیح موعودؑ پر آئیگی وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سےواپس روحانی صحت پالیگی اورایوب احمدیت کوشناخت کرنے کے بعد اُنکی اطاعت اختیار کرلےگی اور فیضیاب ہوگی۔ یہ وہ بشارت ہے جسکی تائید حضور مسیح موعودؑ کے بہت سے دیگر الہامات اوررویا سے ہوتی ہے جیسا کہ یہ عاجز بیان کرچکا ہے۔

جہانتک دوسری رویا کاتعلق ہے جس میں خیمہ کے نزدیک چوب کےسرے سےلونگ کاگرنادیکھا گیا۔ خاکسار کےنزدیک یہ اُس کیفیت کوظاہر کرنے کیلئے ہے جو جماعت کےاندرنئی زندگی اورطمانیت پیداہونے سےقریب وقت میں ہوگی۔ خیمہ سےمرادمسیح موعودؑ کا سلسلہ ہے جسکی بنیاداللہ تعالیٰ نےآسمان سےرکھی ہےاورچوب کےسرے سےلونگ کےگرنے سےمراد یہ ہے کہ زمین کی بلندی سےیعنی بغیر مادی اسباب کےاللہ تعالیٰ کمزورسعادتمندافراد جماعت کیلئے رشدوہدایت کےسامان فرماوے گااوراُنکےقلوب میں انقلاب پیدافرمادیگااوراپنی رحمانیت سےنیز اپنی طاقت کےذریعہ اُن پررحم کرتے ہوئے ایک زلزلہ کی سی کیفیت پیدافرمائیگا تب وہ غفلت سےاُسی طرح بیدارہوجائینگے جیسا سونے والےلوگ مادی زلزلہ آنے سے۔ تب وہ پہلی سی حالت اوراستعداداُن میں لوٹ آئیگی اوروہ اللہ تعالیٰ کےفرستادہ اورناصر مسیح موعودؑ کوشناخت کرلیں گےاوراُسکی اتباع کریں گے۔ واللہ اعلم

نمبر ۸۷

۲۸ مئی ۱۹۰۵ء
رؤیا۔ "شیخ رحمت اللہ صاحب کی ایک گھڑی میرے پاس ہے اور ایک چیز جیسے ترازو کے دو پلڑے ہوتے ہیں مثل جھیوروں کی بہنگی کے۔ مَیں ایک ڈولی میں بیٹھا ہُوا ہوں۔ پھر کسی نے میاں شریف احمد کو اس میں بٹھا دیا اور اس کو چکّر دینا شروع کیا۔ اِتنے میں گھڑی گر گئی اور اس جگہ قریب ہی گری ہے۔ مَیں کہتا ہوں کہ اس کو تلاش کرو۔ ایسا نہ ہو کہ محمد حسین نالش کر دے۔
فرمایا کہ خیال گذرتا ہے کہ شاید گھڑی سے مراد وہ ساعت ہے جو زلزلہ کی ساعت ہے جو معلوم نہیں۔ واللّٰہ اعلم اور وہ رحمت کی ساعت ہے یعنی یہ ساعت ہمارے واسطے رحمتِ الٰہی کا موجب ہو گی۔"
(بدر جلد ۱ نمبر ۸ مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ - الحکم جلد ۹ نمبر ۱۹ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

تفہیم وتشریح

رویا مندرجہ بالا کا مفہوم جو اللہ تعالیٰ نے اس عاجز پر کھولا یوں ہے۔ دورالف آخر میں رحمت الٰہی سے استفادہ کیلئے ابن رسول اللہ ﷺ حضرت مسیح موعودؑ کا من جانب اللہ تقرر ہوا۔ یہ ہیں معنی جو دیکھا کہ شیخ رحمت اللہ صاحب کی ایک گھڑی میرے پاس ہے۔ تاہم ہر صدی کے سر پر ایک زوج اور رفیق کار اُس صدی کیلئے آپ کیساتھ بطور نائب اس کار خیر میں شریک ہوا کرے گا۔ جیسا کہ فرمایا کہ یَاْتِیْ عَلَیْکَ زَمَان'' مُّخْتَلِف'' بِاَزْوَاجٍ مُّخْتَلِفَةٍ اور جسکی تفسیر یہ عاجز پہلے ہی بیان کر آیا ہے۔ چنانچہ جب چودھویں صدی کا اختتام ہوا تو آپ کیساتھ جو زوج مقرر ہوا وہ آپکے روحانی فرزند قمر الانبیاء اور ایوب احمدیت مرزا رفیع احمد ہوئے جن کا تمثل میاں شریف احمد صاحب کی شکل میں ہوا۔ جب بھینگی کو چکر دینا شروع کیا تو موعود وقت پر خسوف طاری ہو گیا بمثل ایوب علیہ السلام اور جماعت اُن کے نور سے محروم ہو گئی۔ یہ ہیں معنی کہ جو دیکھا کہ اتنے میں گھڑی گر گئی یعنی بدظنیوں اور حسد کے باعث آپ کے نور سے جو موجب رحمت تھا جماعت کی اکثریت محروم رہ گئی۔ یہ ایک وقتی حادثہ تھا مگر بالآخر مولیٰ کریم اس ابتلاء کو اپنے فضل سے ختم فرما دیگا اور پھر سے پہلے والی حالت قائم ہو جائیگی انشاء اللہ۔ یہ وہ تفسیر ہے جو خود زمانہ نے کھولی اور مبشر پہلو بھی انشاء اللہ پورا ہو جائیگا۔ محمد حسین کے نالش کرنے سے یہ مراد ہے کہ جب ایوب احمدیت سے حسد کے باعث نظامیوں نے اس عقیدہ کو بگاڑ کر یہ کہنا شروع کر دیا کہ اب آئندہ مجدد دین کی ضرورت نہیں تو گویا جماعت کیلئے عامۃ المسلمین سے مختلف ہونے کا جواز باقی نہ رہا۔ ایسی صورت میں اگر وہ طعنہ زنی کریں اور الگ جماعت بنانے کے جواز کو چیلنج کریں تو یہ ایک متوقع خطرہ درپیش ہے اسلئے حضرت مسیح موعودؑ کی روح تڑپ رہی ہے کہ جلد اس بگاڑ کی اصلاح ہو۔ واللہ اعلم

نمبر۸۸

۹ر جون ۱۹۰۵ء ” رُدَّتْ اِلَیْهَا رَوْحُهَا وَ رَیْحَانُهَا ۔ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ۔

امن است در مقامِ محبت سرائے ما“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صفحہ ۴۲)

تفسیر وتشریح

مندرجہ بالا الہامات میں سے جو پہلا ہے یعنی ردت الیھا رو حھا و ریحانھا. ان معی ربی سیھدین اس کی تفصیل کے ساتھ تفسیر بیان ۸۶ میں کر دی گئی ہے اب اس کے ساتھ جو اگلا الہام ہے وہ قرآنی الفاظ ہیں جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انتہائی آزمائش کے وقت اللہ تعالیٰ پر کامل یقین سے اپنی قوم کو سنائے تھی۔ یہاں بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مثیل موسیٰ کی سر براہی میں فرعون صفت لوگوں سے نجات ملے گی۔ انشاء اللہ۔ یہاں یہ بات بھی بیان کے لائق ہے کہ حضور مسیح موعودؑ کو اور مسیح موعود ثانی حضرت مرزا رفیع احمد کو بھی رویا میں موسیٰ کا خطاب دیا گیا ہے۔

بالآخر مراد یہ ہوئی کہ جب جماعت مسیح موعودؑ اس ابتلاء میں جو کہ حضرت ایوب احمدیت کو شناخت نہ کرنے کے باعث درپیش ہے، حق کو پا لے گی اور اصلاح کر لے گی تو پھر ایک مثیل موسیٰ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مظلوموں کو ظالموں سے نجات دلائے گا انشاء اللہ اور امن اور سلامتی کا دور جماعت پر آ جائیگا۔

نمبر۸۹

۱۶ر جون ۱۹۰۵ء رؤیا۔ قبل از نماز صبح۔ مَیں اپنے مکان میں کمرے کے اندر کھڑا ہوں۔ اس وقت دیکھا کہ باہر ایک عورت زمین پر بیٹھی ہے جو مخالفانہ رنگ میں ہے۔ وہ بہت بُری حالت میں ہے اور اُس کے سر کے بال مقراض سے کٹے ہوئے ہیں۔ کوئی زیور نہیں اور نہایت ردّی اور مکروہ حالت میں ہے اور سر پر ایک مَیلا سا کپڑا پگڑی کی طرح لپیٹا ہوُا ہے۔ اُس کے ساتھ بات کرنے سے مجھے کراہت آتی ہے۔ نمازِ عصر کا وقت ہے مَیں جلدی سے اُٹھا ہوں کہ نماز کے لئے چلا جاؤں۔ کچھ کپڑے مَیں نے ساتھ لئے ہیں کہ نیچے جا کر پہن لُوں گا۔ یہ جلدی اِس لئے کی کہ اس عورت کو میرے ساتھ بات کرنے کا موقعہ نہ ملے۔ پس مَیں نے جلدی کے سبب پگڑی کو ہاتھ میں لیا اور پشمینہ کی سُرخ چادر اُوپر لے لی اور کمرے سے نکلا۔ جب مَیں اس کے برابر گذرا تو میرے مُنہ سے یا آسمان سے آواز آئی کہ

لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔

ساتھ ہی یہ الہام ہوُا کہ

اس پر آفت پڑی، آفت پڑی

اور دیکھا کہ وہ عورت ایک نہایت ذلیل شکل میں کوڑھیوں کی طرح بیٹھی ہے۔“

(بدر جلد ۱ نمبر ۱۰ مورخہ ۸ر جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۴ر جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

تفہیم وتشریح

رویابالا میں اس ناچیز کے نزدیک وہ زنانہ مکر ہے جو کہ مکذبین نے کیا اور حضرت مسیح موعودؑ اور آپکے زوج حضرت مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت کو پیش آیا جو کہ اپنی انتہاء کو ۱۹۸۲ء میں پہنچ گیا اور دجل کی اور کذب بیانی کی انتہاء خارجیوں اور نظامیوں نے کردی۔ اس صورت حال میں آپ نے اُن سے بموجب ہدایت الٰہی اعراض کیا اور مقابلہ کی صورت پیدا نہ کی اور بفضل تعالیٰ مقدریوں ہے جیسا کہ حضور مسیح موعودؑ کی دیگر رویا اور الہامات میں درج ہے کہ جھوٹ بولنے والوں پر سنت اللہ کے مطابق لعنت اور آفت آپڑے گی اور اُنکے سارے عیب ظاہر ہو جائیں گے تب وہ شکست تسلیم کر کے اطاعت تسلیم کرلیں گے۔

نمبر۹۰

۳ر اگست ۱۹۰۵ء

" رؤیا میں دیکھا کہ ایک لفافہ ہے جس میں کچھ پیسے ہیں۔ کچھ پیسے اس میں سے نکل کر باہر سامنے بھی پڑے ہیں۔ اس کے بعد الہام ہوا:۔

تیرے لئے میرا نام چمکا

فرمایا۔ اِس الہام سے پہلے اگرچہ خواب میں پیسے دیکھے گئے جو کسی جھگڑے یا غم پر دلالت کرتے ہیں مگر وحیِ الٰہی صریح لفظوں میں دلالت کرتی ہے کہ اس کے بعد کوئی نشان ظاہر ہوگا جس کے واقعہ سے خدا تعالیٰ اپنا نام اور اپنی ہستی کو لوگوں پر ظاہر کرے گا۔"

(بدر جلد ا نمبر ۱۸ مورخہ ۳ر اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۰ر اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

تفہیم وتفسیر

حضور مسیح موعودؑ کو ایک رویا میں دو لفافے دیئے گئے تھے جس میں ایک کو آپ نے کھول لیا تھا۔ اُس رویا کی تفہیم وتفسیر بیان نمبر ۸۴ میں درج شدہ ہے۔

اب اس رویا میں جو کہ پہلی رویا کے ۷ ماہ بعد ہوئی دوسرا لفافہ کھلنے کی حقیقت کا بیان اس رویا میں ہے۔ اس رویا میں ایوب احمدیت حضرت مرزا رفیع احمد زوج مسیح موعودؑ کو پیش آنے والے واقعات کا اشارہ ہے چنانچہ ۱۹۸۲ء میں انتخاب خلافت کے وقت جو مفسدہ اور جھگڑا خارجیوں اور نظامیوں نے آپ کے لئے پیدا کیا اُسکا ذکر ہے اور تائید الٰہی جو جلالی رنگ میں آپ کیلئے فرمائے گا اُسکا عندیہ ہے جو الہام ہوا ''تیرے لئے میرا نام چمکا''
واللہ اعلم

نمبر۹۱

۲/ اکتوبر ۱۹۰۵ء "دیکھا کہ ایک مکان ہے۔ اس پر چڑھنے کے لئے ایک زینہ لگا ہوا ہے جو لوہے کا ہے اور تختے پاؤں رکھنے کے بھی ہیں۔ اُوپر ایک دروازہ ہے۔ مَیں اس زینہ پر چڑھتا ہوں مگر چڑھ نہیں سکتا۔ اتنے میں اُوپر سے کسی نے دروازہ بند کر دیا اور کہا کہ دوسرے راستہ سے آؤ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ راستہ تو نزدیک ہے اور فوراً پہنچ سکتے ہیں مگر دوسرا راستہ دُور ہے۔ کوئی دو تین سَو گز کا فاصلہ ہے۔ پس ہم اُس دوسرے راستہ سے جانے لگے تو دیکھا کہ مَیں ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہوں اور آگے آگے ایک خدمتگار ہے جس کا نام غفّار ہے اور ایک اَور سوار بھی ساتھ ہے جو آگے آگے چلتا ہے۔ مَیں غفّار کو کہتا ہوں کہ آگے مت نکل ہمارے ساتھ ساتھ چل۔ تھوڑا راستہ طے کیا تھا کہ آنکھ کھُل گئی۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۷ مورخہ ۶/ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۰/ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

تعبیر وتشریح

رویا بالا میں اس ناچیز کے نزدیک تاویل یہ ہے کہ جماعت مسیح موعودؑ پر وہ دور آجائیگا کہ اس میں آپکے رفیق کار پندرہویں صدی کے آغاز پر اپنی صدی کے زمانہ میں فریضہ منصبی ادا کرنے کیلئے جماعت سے رابطہ چاہیں گے جسکی سہولت نظام میں درجہ بدرجہ موجود تھی مگر نظام یہ راستہ آپ کیلئے بند کر دیگا جو کہ آسان راستہ تھا مگر آپ کو صبر اختیار کرنے پر مجبور ہونا پڑے گا تا کہ صبر کی منزلیں طے کریں اولوالعزمی کے ساتھ۔ یہی معنی ہیں کہ مضبوط گھوڑے پر سوار ہیں۔ دو تین سو گز مدت صبر کو ظاہر کرتی ہے اور ان ایام میں آگے آگے ایک خدمت گزار کا ہونا ظاہر کرتا ہے کہ ایک وفادار خادم اس سفر میں آپ کے ساتھ ساتھ رہے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے غفار کہا ہے۔ آپ اُسکو بھی صبر کی تلقین کریں گے۔ یہ رویا ایوب احمدیت حضرت مرزا رفیع احمد کی ذات بابرکات میں پوری ہو چکی ہے۔ واللہ اعلم

نمبر۹۲

۱۰/ اکتوبر ۱۹۰۵ء "دیکھا کہ مَیں کسی جگہ ہوں اور استنجا کے واسطے ایک جگہ سے ڈھیلا لیا ہے تو دیکھا کہ وہاں بہت سے آدمی جیسے مزدور لنگوٹی پوش ہوتے ہیں، بیٹھے ہیں جن سے کراہت ہوئی۔ پھر مَیں نے شادی خاں کو بُلانا چاہا اور خیال آیا کہ اتنے آدمیوں سے اسے کس طرح شناخت کروں، مگر مَیں نے آواز دی تو شادی خاں فوراً کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ الہام ہوُا:-

اِذْ کَفَفْتُ عَنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۳/ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۰/ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

تاویل وتشریح

اس عاجز کے نزدیک اس رویا کی تاویل یہ ہے کہ جب جماعت مسیح موعودؑ پندرہویں صدی میں آپکے روحانی فرزند ایوب احمدیت کی تکذیب کے نتیجہ

میں خود ہی اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے دوری اختیار کر لیگی اور مشکلات میں گھر جائیگی تب آپ کی روح بے قرار ہوکر چاہے گی کہ اب خوشی اور شادمانی کا دور آئے۔ یہی معنی ہیں کہ فراغت کے بعد استنجا کرنا چاہا۔ اور اُس وقت قحط الرجال ہو جانا جو فرمایا کہ بُہت سے مزدور لنگوٹی پوش موجود ہیں یعنی نظامی لوگ جو روحانیت سے خالی ہیں۔ اس مشکل حالت میں اللہ تعالیٰ کے کرم سے ''شادی خان'' کا مل جانا تا کہ وہ جماعت کی رہنمائی کرے اور اِس مصیبت سے نجات دلائے ایک بشارت ہے۔ شادی خان سے یہاں مراد کسی ایسے وجود کے بارے میں ہے جسکی قیادت میں بالآخر جماعت تر وتازگی اور سرسبزی پالے گی۔ واللہ اعلم

نمبر۹۳

۲۶ر دسمبر ۱۹۰۵ء (۱) ''یَا قَمَرُ یَا شَمْسُ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ (۲) اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّکَ نَافِلَةً مِّنْ عِنْدِیْ''

(بدر جلد ۱ نمبر ۴۱ مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱ مورخہ ۱۰ر جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

تفسیر وتشریح

الہامات بالا میں جو اول ہے اسکے متعلق جو تفسیر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کھولی ہے یہ ہے کہ شمس سے مراد حضور مسیح موعود ابن رسول اللہ ہیں جو کہ خاتم الاولیاء اور مجدد الف آخر ہیں اور قمر سے مراد ایوب احمدیت اور قمر الانبیاء حضرت مرزا رفیع احمد ہیں اور دونوں کے سپرد مشترکہ طور پر دین کو زندہ کرنے کا کام اور قیام شریعت ہے اسلئے دونوں ہی اللہ تعالیٰ کے مشن کی تکمیل کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ میں ہو کر استعانت حاصل کرتے ہیں۔

دوسرے الہام کا مفہوم اس عاجز کے نزدیک یہ ہے کہ پندرہویں صدی میں حضور مسیح موعودؑ کا روحانی بیٹا قمر الانبیاء ہے اور پھر قمر الانبیاء کا روحانی بیٹا آئندہ نازل ہو کر حضور مسیح موعودؑ کا پوتا ہوگا۔ یہی معنی ہوئے جو فرمایا کہ نافلةً من عندی اگر ظاہری معنی کیئے جائیں تو حضور مسیح موعودؑ کے بیٹے حضرت مرزا محمود احمد کے ہاں بیٹے کی پیدائش پر بھی اسے چسپاں کیا جا سکتا ہے چنانچہ مرزا نصیر احمد کی پیدائش پر یہ الہام ظاہر میں بھی پورا ہو گیا۔ فلحمد للہ۔ واللہ اعلم

نمبر۹۴

۱۶ر فروری ۱۹۰۶ء ''تَکْفِیْکَ ھٰذِہٖ الْاِمْرَأَةُ'' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۶)

تفسیر وتشریح

الہام بالا سے یہ مراد ہے کہ حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاںؓ آپ کی مبشر اولاد کیلئے کافی ہیں اور کوئی شادی اس غرض کیلئے ضروری نہ ہوگی۔ اسکے علاوہ اور الہام بھی ہے جو کہ ''کفیٰ ھٰذا'' ہے جو تذکرہ کے صفحہ (۲۷۹) پر درج ہے اور اُسکے معنی یہ ہیں کی آئندہ اس زوجہ سے کوئی نرینہ اولاد نہ

ہوگی اسلئے جوالہامات حضرت مسیح موعودؑ کو بعد پیدائش مرزا مبارک احمد ہو رہے تھے وہ دراصل اُس روحانی فرزند کے متعلق تھے جو آئندہ آپ کی ذریت سے آپ کی نصرت کیلئے نازل ہونا تھا اور جب مرزا مبارک احمد بقضائے الٰہی فوت ہو گئے اور اُن کی منزل پر ایک بیٹے کے نزول کی بشارت دی گئی تو اسطرح یہ بات عیاں ہوگئی کہ یہ سب بشارات اور بعد میں دیگر الہامات اس روحانی فرزند کے متعلق تھے۔ واللہ اعلم

نمبر ۹۵

۱۹ فروری ۱۹۰۶ء "عورت کی چال۔ ایلی ایلی لما سبقتانی۔ بریّت۔ وَاِذْ کَفَفْتُ عَنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ۔

یہ خیال گذرتا ہے۔ واللہ اعلم کہ کوئی شخص زنانہ طور پر مکر کرے۔ یعنی مرد میدان بن کر کارروائی نہ کرے بلکہ چھپ کر عورتوں کی طرح کوئی نقصان پہنچانا چاہے جس کا نتیجہ آخر بریّت ہو۔ مگر یہ صرف اجتہادی رائے ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اس کے کیا معنے ہیں۔ ایک مردوں کی چال ہوتی ہے اور ایک زنانہ چال ہوتی ہے جو گمنام ہو کر کوئی بدی کرتا ہے یا عورت کی طرح چھپ کر کوئی حملہ کرتا ہے۔ اور آخری فقرے کے یہ معنے ہیں کہ فرعون کے شر سے ہم نے بنی اسرائیل کو بچا لیا۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۸ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۷ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

تفسیر وتشریح

الہامات بالا اس عاجز کے فہم کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام سے ملتے جلتے حالات سے متعلق ہے جبکہ اُن کو ناحق صلیب پر چڑھا دیا گیا تھا۔ میرے نزدیک یہ حالات مسیح موعود ثانی، ایوب احمدیت حضرت مرزا رفیع احمد کو پیش آئے جب ۱۹۸۲ء میں انتخاب خلافت رابعہ کے وقت زنانہ منصوبہ کے تحت اور زلیخا کی طرح اپنے کیئے کو حضرت یوسفؑ کی مثل آپ کی طرف منسوب کر دیا گیا اور سب جماعت نے آپ سے بدظن ہو کر آپ سے مطلقاً قطع تعلق کر لیا اور بظاہر یوں لگتا تھا کہ خدا نے بھی آپ کو چھوڑ دیا۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس آزمائش کے بعد وہ اپنی قدرت سے ایسے حالات پیدا کر دیگا کہ آپ کا حق پر ہونا اور معاندین کا دجل عیاں ہو جائیگا۔ اس حالت میں مسیح موعودؑ کے سچے متبعین یعنی ایوب احمدیت پر ایمان لانے والوں کو مولیٰ کریم ان ظالموں سے بچائے گا کیوں کہ سب کچھ اُس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ انشاءاللہ

نمبر۹۶

۱۹ فروری ۱۹۰۶ء ”دیکھا کہ منظور محمد صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اور دریافت کرتے ہیں کہ اس لڑکے کا کیا نام رکھا جائے۔ تب خواب سے حالت الہام کی طرف چلی گئی اور یہ معلوم ہوا:۔

”بشیر الدّولہ“

فرمایا: کئی آدمیوں کے واسطے دعا کی جاتی ہے معلوم نہیں کہ منظور محمد کے لفظ سے کس کی طرف اشارہ ہے۔ ممکن ہے کہ بشیر الدّولہ کے لفظ سے یہ مراد ہو کہ ایسا لڑکا میاں منظور محمد کے پیدا ہوگا جس کا پیدا ہونا موجبِ خوشحالی اور دولتمندی ہو جائے۔ اور یہ بھی قرینِ قیاس ہے کہ وہ لڑکا خود اقبالمند اور صاحبِ دولت ہو لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ کب اور کس وقت یہ لڑکا پیدا ہوگا۔ خدا نے کوئی وقت ظاہر نہیں فرمایا۔ ممکن ہے کہ جلد ہو یا خدا اِس میں کئی برس کی تاخیر ڈال دے۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۸ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۷ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

تعبیر وتشریح

مندرجہ بالا رویا کی تعبیر جو اللہ تعالیٰ نے اس ناچیز پر کھولی یہ ہے کہ ”منظور محمد“ حضور مسیح موعودؑ ہی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو رویا منظور محمد صاحب کے ہاں بیٹا ہونے کی دکھائی تھی وہ بعینہٖ تو پوری نہ ہوئی اسلئے اسکی مناسب تاویل لازمی ہے اور حضور مسیح موعودؑ نے جو کچھ دیکھا تھا ظاہر میں بھی ایسا ہی سمجھا لیکن اللہ تعالیٰ کا فعل حضور کی تفہیم سے مختلف ہوا۔ میرے نزدیک بشیر الدولہ حضرت مسیح موعودؑ کا وہ روحانی فرزند تھا جس کے وجود میں آپ کے نور کا دوبارہ نزول ہوا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے رویا میں قریباً ۱۹۷۶ء میں منکشف فرمایا کہ منظور محمد مسیح موعودؑ کا یہ روحانی فرزند حضرت مرزا رفیع احمد ہے۔
فلحمد للہ

نمبر۹۷

۱۴ مارچ ۱۹۰۶ء ”چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشاں کی پنج بار۔“

(تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۱۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۵)

۱۴ مارچ ۱۹۰۶ء فرمایا۔ ”مَیں کل کے دن چند دفعہ اِس الہام الٰہی کو پڑھ رہا تھا کہ یک دفعہ میری رُوح میں یہ عبارت پھونکی گئی جو پہلے الہام کے بعد میں ہے۔

مقامِ او مبیں از راہِ تحقیر ٭ بدورانش رسولاں ناز کردند“

(تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۴۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۷۔ بدر جلد ۲ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۹ مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

تفسیر وتشریح

اس ناچیز کے نزدیک یہ شعر حضرت قمرالانبیاء ایوب احمدیت مرزا رفیع احمد کے علومرتبہ کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اظہار ہے۔ چونکہ آپ کا مقام اور مرتبہ نہ سمجھا گیا اور بالفعل لوگوں نے ایک معمولی انسان سمجھا بلکہ اُن کو گناہ گار تصور کیا اسلئے اللہ تعالیٰ نے اس شعر کے ذریعے پیش از وقت اظہار کر دیا کہ زمینی لوگ خواہ اس مرد آسمانی کو معمولی سمجھیں مگر آپ کا مقام اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر عیاں ہے اور آپ کے عنداللہ قرب پر اور مشکلات کے پہاڑوں کے بالمقابل اولوالعزمی اور توکل علیٰ اللہ پر وہ ناز کرتے ہیں۔ واللہ اعلم

نمبر ۹۸

۹ اپریل ۱۹۰۶ء "تَاللّٰہِ لَقَدْ اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلَیْنَا وَاِنْ کُنَّا لَخَاطِئِیْنَ۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۰۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۳)

تفہیم وتفسیر

مندرجہ بالا الہام حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا قول ہے جب اُنہوں نے اپنی خطا کا اقرار کیا۔

میرے نزدیک یہ پیشگوئی حضور مسیح موعودؑ کیلئے نیز زوج برائے پندرہویں صدی حضرت مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت کیلئے ہے کہ بالآخر اللہ تعالیٰ انکو تمکنت اور عزت و مرتبہ عطا فرمائیگا حضور مسیح موعودؑ کی عمومی اور بڑے دائرے میں اور حضرت ایوب احمدیت کو اندرونی دائرے میں۔ یعنی جماعت مسیح موعودؑ اپنی خطا کا اقرار کر کے بالآخر انکو شناخت کر کے اظہار ندامت کرے گی اور اپنی خطاؤں کا اقرار کرے گی۔ انشاءاللہ۔ **وھو علیٰ کل شی قدیر**

نمبر ۹۹

۱۲ اپریل ۱۹۰۶ء فرمایا۔ چند روز ہوئے کہ کشفی نظر میں ایک عورت مجھے دکھلائی گئی اور پھر الہام ہوا
وَیْلٌ لِّھٰذِہِ الْاِمْرَاَۃِ وَبَعْلِھَا

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۶)

تفسیر وتشریح

حضور مسیح موعودؑ کے کشوف اور رویا میں ایک عورت کو تمثل کے طور پر دکھایا گیا ہے اور خاص طور پر یہ الہام بھی ہے کہ **عورت کی چال ایلی ایلی لما سبقتانی. بریت. واذ کففت عن بنی اسرائیل**۔ حضور مسیح موعودؑ نے اس کی تعبیر زنانہ چال سے کی ہے کہ جو چھپ کر کوئی سازش اور منصوبہ بنایا جاتا ہے۔

اس ناچیز کے نزدیک یہ وہ تمام کاروائیاں ہیں جو کہ ۱۹۶۵ء سے لیکر ۱۹۸۲ء تک اور اُسکے بعد بھی معاندین نے ایوب احمدیت، مثیل مسیح اور مثیل یوسف حضرت مرزا رفیع احمد کے خلاف کیں۔ اللہ تعالیٰ اس الہام کے ذریعہ بشارت دیتا ہے کہ ایسی تمام کاروائیاں ناکام رہیں گی اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اُن سے محفوظ رکھے گا اور بالآخر اقبال اور فتحمندی عطا فرمادے گا جیسا کہ حضرت یوسفؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت ایوبؑ کو عطا فرمائی اور اُس پر فری میسن مسلط نہیں کیئے جائیں گے کہ اُسکو ہلاک کریں۔ واللہ اعلم

نمبر ۱۰۰

۵ مئی ۱۹۰۶ء رؤیا۔ "ایک شخص نے ایک دوائی کو لاوا ٹن کی ایک بوتل دی جو سُرخ رنگ کی دوائی ہے اور بوتل بند کی ہوئی ہے اور اس پر رسّیاں لپیٹی ہوئی ہیں۔ ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس شخص نے دی ہے وہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دیتا ہوں۔ دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی تھی لیکن کہنے میں وہ شخص اس کا نام کتاب رکھتا ہے۔ اس وقت میں کہتا ہوں کہ اس کا وقت آگیا ہے۔ اس کو نوکر رکھا جائے۔ اور مَیں نے اس کتاب پر دستخط کر دیئے ہیں۔ پھر الہام ہوا۔

یہ میری کتاب ہے اس کو کوئی ہاتھ نہ لگاوے مگر وہی جو میرے خاص خدمت گار ہیں۔

پھر الہام ہوا۔

اَللّٰهُ يُعْلِيْنَا وَلَا نُعْلٰى

فرمایا۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ ہم دشمنوں پر غالب ہوں گے اور دشمن سے مغلوب نہ ہوں گے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

تفسیر و تاویل

اس عاجز کے نزدیک یہ رویا حضور مسیح موعودؑ کے خاص خدمتگار اور زوج برائے پندرہویں صدی حضرت مرزا رفیع احمد کے متعلق ہے۔ ''بوتل'' کی تعبیر، معبرین کے مطابق خدمت گار کی ہے جیسے کہ الہام نے بھی اس کو ظاہر کر دیا۔ دوائی سے مراد وہ تازہ تعلیم ہے جو اللہ تعالیٰ سے پاکر یہ خدمت گار اصلاح خلق کیلئے مرسل بن کر مسیح موعودؑ کی مدد کیلئے نازل ہوا تھا۔ رسیوں سے لپٹے ہونا ظاہر کرتا ہے اُن تمام مشکلات اور پابندیوں کو جو بالفعل ''نظامیوں'' نے تمام عرصہ ۱۹۶۵ء تا ۲۰۰۴ء اُن پر عائد رکھیں اور اسطرح حضور مسیح موعودؑ کی اس کتاب یعنی مثیل سے تمام قوم فیضیاب نہ ہو سکی اور اُسکا قرب نہ پاسکی سوائے دو تین خاص خدمت گذاروں کے۔ اللہ تعالیٰ نے مزید بشارت دی ہے کہ بالآخر حضور مسیح موعودؑ اور ایوب احمدیت اپنے دشمنوں پر غالب ہو جائینگے۔ انشاءاللہ

نمبر ۱۰۱

۷؍ مئی ۱۹۰۶ء

"کلیسا کی طاقت کا نسخہ"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰؍ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰؍ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

تفسیر وتشریح

حضور مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے نازل فرمایا تھا کہ کسر صلیب فرمائیں۔ اس لئے اس الہام کے ذریعہ اس طرف توجہ دلانا مقصود ہوسکتا ہے کہ جماعت مسیح موعودؑ اس نسخہ کو معلوم کر کے اور اُس کو زائل کرنے کیلئے مناسب طریق پر جہاد کسر صلیب میں شامل ہو اور جب تک مکمل طور پر غلبہ نہ ہو اس جانب توجہ مرکوز رہے۔

دوسرے خود جماعت مسیح موعودؑ کیلئے انتباہ ہوسکتا ہے کہ وہ ''نظام'' کو کلیسا کی طاقت نہ بننے دے اور جماعت کے افراد نظام کو شریعت کا یا اُس سے بالا درجہ نہ دیں اور حق بات کے اظہار کیلئے نظام کی دھمکیوں میں نہ آئیں اور اُس دجل کو قبول نہ کریں جو اُن کو اللہ تعالیٰ کے مرسلوں کو قبول کرنے سے روکے جیسے کلیسا نے رسول اللہ ﷺ اور اُنکے بعد آپ کے خلفاء اور حضرت مسیح موعودؑ کو قبول نہیں کیا اور نظام کلیسا کو کاروبار کے طور پر چلایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت مسیح موعودؑ کو کلیسائی دجل سے محفوظ رکھے اور اللہ تعالیٰ کے مرسلین کو قبول کرنے کی توفیق دیتا رہے جب بھی وہ نازل ہوں اور جہالت کی اسیری سے بچائے۔ آمین۔